اخلاق سیریز
دل بدلے تو زندگی بدلے
(پارٹ 2)
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز

یادداشتیں

الفُحش

بے حیائی کیا ہے؟

بے حیائی ظلم ہے۔

1.عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ ،وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ،وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''حیا ایمان کا ٹکڑا ہے اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔''

(ترمذی: 2009)

بے حیائی کیا کرتی ہے؟

بے حیائی خرابی پیدا کرتی ہے۔

2.عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَا كَانَ الْفُحْشُ فِی شَیْءٍ اِلَّا شَانَهُ ،وَمَا كَانَ الْحَیَاءُ فِی شَیْءٍ اِلَّا زَانَهُ."

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''نہ ہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اس کو اور نہ ہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دے دی اس کو۔''

(ترمذی: 1974)

بے حیائی کیسے ہوتی ہے؟

فحش گوئی کرنے سے۔

3.عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ،وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ ،وَلَا الْبَذِیءِ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’مومن نہ تو طعنہ دینے والا ہے نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو۔‘‘

(الترمذی:1977)

بدکلامی کرنے سے

4.قَالَ :"أیْ عَائِشَۃُ"اِنَّ الشَّرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ ،اَوْ وَدَعَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِہِ".

’’آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ!وہ آدمی ہے بدترین جسے اس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں۔‘‘(بخاری:6054)

بدزبانی کرنے سے۔

5.عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا :اَنَّ یَھُوْدَ أتَوُا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالُوْا:السَّامُ عَلَیْکُمْ،فَقَالَتْ عَائِشَۃُ :عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ،قَالَ:"مَھْلًا یَا عَائِشَۃُ "عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ ،وَاِیَّاکَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ"، قَالَتْ : أوَلَمْ تَسْمَعْ ما قَالُوْا ؟قَالَ: "اَوَلَمْ تَسْمَعِی ما قُلْتُ؟رَدَدْتُ عَلَیْھِمْ فَیُسْتَجَابُ لِی فِیْھِمْ ،وَلَا یُسْتَجَابُ لَھُمْ فِیَّ ."

’’حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے یہاں آئے اور کہا’’السام علیکم‘‘(تم پر موت آئے)اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم پر بھی موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو اور اس کا غضب تم پر نازل ہو۔لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا(ٹھہرو) عائشہ رضی اللہ عنہا!تمہیں نرم خوئی اختیار کرنی چاہیے سختی اور بدزبانی سے بچنا چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور ﷺ!آپ نے ان کی بات نہیں سنی۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے انہیں میرا جواب نہیں سنا میں نے ان کی بات انہی پر لوٹا دی اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہو جائے گی۔لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول ہی نہ ہو گی۔‘‘ (بخاری:6030)

یادداشتیں

بے حیائی کا حکم

اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے۔

6.عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ"

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔''(بخاری: 5220)

یادداشتیں

البُخلُ

انتہائی کنجوسی

بخیل کون ہے؟

بخل اور بداخلاقی مومن میں نہیں ہوتی

1.عَنْ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِی مُؤْمِنٍ : الْبُخْلُ، وَسُوءُ الْخُلُقِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا "دو عادتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بداخلاقی" (جامع ترمذی: 1962)

بخیل جب خرچ کرتا ہے۔

2.عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَّدُنْ ثَدْيَيْهِمَا اِلَى تَرَاقِيهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا اِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَاَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ اِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ اِلَى حَلْقِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بخیل اور سخی کی مثال دو آدمیوں جیسی ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں سینے سے گردن تک ہیں۔ سخی جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے تو زرہ اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہو جاتی ہے اور اس کی پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشانِ قدم کو مٹاتی چلتی ہے لیکن بخیل جب بھی خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیلا کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔ اس وقت آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔" (بخاری: 5299)

یادداشتیں

بخیل کے ساتھ اللہ کا معاملہ

گن کردو گے تو گنا ہوا ملے گا۔

3.وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ الصِّدِیقِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہ ﷺ: " أَنْفِقِي..أَوِ اُنْضَحِي ،وَلَا تُحْصِي ،فَيُحْصِيَ اللّٰہ عَلَيْكِ"

''حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''خرچ کر یا فیاضی کر اور دینے کا شمار نہ کرنا ورنہ تجھ پر اللہ بھی شمار کرے گا۔''

(مسلم: 2375)

بخیل مشکل راستے کی طرف چلایا جائے گا۔

4.وَاَمَّا مَنْم بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗٓ اِذَا تَرَدّٰی

''جس نے بخل کیا، بے پروائی کی، جھٹلایا تو ہم اسے مشکل راستے کی طرف لے جائیں گے۔اس کا مال اس کے کس کام آئے گا جب وہ خود ہلاک ہوجائے گا؟''

(اللیل: 8تا11)

بخیل کے لئے وعیدیں

بخیلوں کے خلاف فرشتوں کی بددعائیں

5.وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَا مِنْ یَوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الآخَرُ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں دو فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں۔ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! ممسک اور بخیل

یادداشتیں

کے مال کو تلف کر دے۔‘‘

(بخاری: 1442)

بخیلوں کی گردن میں قیامت کے دن طوق ڈالا جائے گا۔

6.وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ط بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ط سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (180)

’’اور جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے وہ اُن کے حق میں اچھا ہے بلکہ وہ ان کے حق میں بہت ہی برا ہے۔جس چیز میں وہ بخل کر رہے ہیں قیامت کے دن اس کا انہیں طوق پہنایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا وارث ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے‘‘۔ (آل عمران: 180)

بخل کے نقصانات

بخیل اللہ سے بھی دور ہے، جنت سے بھی دور ہے، لوگوں سے بھی دور ہے۔

7.عَنْ اَبِی هُرَيْرَة عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ ،قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ ،بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ ،بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ، وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سخی اللہ سے بھی قریب ہے جنت سے بھی قریب ہے لوگوں سے قریب ہے اور جہنم کی آگ سے سے دور ہے اور بخیل اللہ سے بھی دور ہے جنت سے بھی دور ہے لوگوں سے بھی دور ہے آگ سے قریب ہے اور جاہل آدمی جو سخاوت کرتا ہو اس کنجوس سے بہتر ہے جو عبادت گزار ہو‘‘(ترمذی: 1961)

صدقہ روکا تو رزق روک دیا جائے گا۔

8.وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرِ الصَّدِيقِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ

یادداشتیں

: لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكَ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ خیرات کو مت روک ورنہ تیرا رزق بھی روک دیا جائے گا۔'' (بخاری: 1433)

پہلے لوگ اسی بخل کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔

9.عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ''اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّمَاهَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا''.

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا: ''بچو تم بخیلی سے، تمہارے پہلے لوگ اسی بخل کی وجہ سے تباہ ہو گئے، حرص نے ان کو بخیل کر دیا اور ناتا توڑنے کو کہا تو انہوں نے ناتا توڑ دیا، فسق فجور کا حکم کیا تو انہوں نے فسق اور فجور کیا۔'' (ابوداؤد: 1698)

بخیلی کی حالت میں صدقہ کرنا افضل صدقہ ہے۔

10.عَنْ ابی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يا رَسُولَ اللهِ! اىُّ الصَّدَقَةِ افْضَلُ ؟ قَالَ : انْ تَصَدَّقَ وانْتَ صَحِيحٌ حَرِيصٌ تَامُلُ الغِنَى وتَخْشَى الفَقْرَ ولا تُمْهِلُ حتّى اِذَا بَلَغَتِ الحُلْقُوْمَ قُلْتَ : لِفُلانٍ كَذَا ولِفُلانٍ كَذَا وقَدْ كانَ لِفُلانٍ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کون سا صدقہ افضل ہے ؟ فرمایا: ''یہ کہ تم صدقہ تندرستی کی حالت میں کرو کہ (تمہیں اس مال کو باقی رکھنے کی) خواہش بھی ہو جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو اور اس میں تاخیر نہ کرو کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جاؤ کہ اتنا مال فلاں کے لیے، اتنا فلاں کے لیے، اب تو فلاں کا ہو ہی گیا''۔ (صحیح بخاری: 2748)

یادداشتیں

الشُح

انتہائی کنجوسی

بخیلی کہاں ہوتی ہے؟

بخل تو نفسوں میں موجود رہتا ہے۔

1. وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡ م بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًاط وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌط وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ط وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا (128)

”اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رُخی کا خطرہ ہو تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اگر شوہر اور بیوی آپس میں کسی سمجھوتے کے تحت صُلح کر لیں۔ اور صُلح بہر حال بہتر ہے کیونکہ بخل تو نفسوں میں موجود رہتا ہے۔ اور اگر تم احسان کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔(128)“

(النساء: 130...128)

بخل سے بچنے والے۔

2. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ وَ اَوۡلَادِكُمۡ عَدُوًّا لَّكُمۡ فَاحۡذَرُوۡهُمۡ ج وَاِنۡ تَعۡفُوۡا وَتَصۡفَحُوۡا وَتَغۡفِرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (14) اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌط وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ (15) فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِيۡعُوۡا وَاَنۡفِقُوۡا خَيۡرًا لِّاَنۡفُسِكُمۡ ط وَمَنۡ يُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (16)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً تمہاری بیویوں اور تمہاری اولادوں میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ پھر اُن سے ہوشیار رہو۔ اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کرو اور چشم پوشی کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(14) یقیناً تمہارے مال اور تمہاری

یادداشتیں

اولادیں تو بس آزمائش ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے۔(15) پھر جتنی تمہاری استطاعت ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔اور جو لوگ دل کی تنگی سے بچا لیے گئے تو وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔(16) (التغابن: 16..14)

3.وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ و الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلاَ يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط قف وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (9)

''اور جو لوگ ایمان لا کر دار ہجرت میں پہلے ہی سے مقیم تھے، وہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے اُن کے پاس آئے ہیں۔اور جو کچھ بھی مہاجرین کو دیا جائے وہ اُس بارے میں اپنے دل میں کوئی تنگی نہیں پاتے۔اور وہ اُن کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اُن کو سخت ضرورت ہو۔اور جن لوگوں کو اُن کے دل کے بخل سے بچا لیا گیا، پھر یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔(9)'' (الحشر: 10..7)

4.عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ : اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَبَعَثَ اِلٰی نِسَآئِهٖ فَقُلْنَ : مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَآءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ يَضُمُّ اَوْيُضِيْفُ هٰذَا ؟'' فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ : اَنَا، فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ : اَكْرِمِیْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِیْ، فَقَالَ : هَيِّئِیْ طَعَامَكِ ، وَاَصْبِحِیْ سِرَاجَكِ ،وَنَوِّمِیْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهٖ كَاَنَّهُمَا يَاْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا'' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ : وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:9)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب (خود ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ہی

یادداشتیں

مراد ہیں) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھوکے حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے انہیں ازواجِ مطہرات کے یہاں بھیجا (تاکہ ان کو کھانا کھلادیں)۔ ازواج نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان کی کون مہمانی کرے گا؟ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ بولے: میں کروں گا۔ چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع کر بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلالو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلادو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلادیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلادیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجھادیا۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقہ سے گزاردی، صبح کے وقت جب وہ صحابی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں میاں بیوی کے نیک عمل پر رات کو اللہ تعالیٰ ہنس پڑا یا (یہ فرمایا کہ اسے) پسند کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اور وہ (انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے اوپر (دوسرے غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کو) اگرچہ وہ خود بھی فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا، سو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'' (بخاری: 3798)

بخیلی میں خرچ کیا جانے والا صدقہ افضل ہے۔

5. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَامُلُ الغِنَى وَلَاتُمْهِلُ حَتَّى اِذَابَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ، قُلْتُ: لِفُلَانٍ كَذَا لِفُلَانٍ كَذَاوَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور سوال

یاداشتیں

کیا: یارسول اللہ ﷺ! کون سا صدقہ اجر کے حساب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اس وقت صدقہ کرنا جب کہ تو صحیح (تندرست و توانا) ہو، مال کی حرص دل میں ہو (خرچ کرنے سے) تجھے فقر کا اندیشہ (اور اپنے پاس جمع رکھنے سے) تونگری کی امید ہو اور تو صدقہ کرنے میں تاخیر نہ کر یہاں تک کہ جب روح گلے تک پہنچ جائے تو تو کہے: فلاں کے لیے اتنا، فلاں کے لیے اتنا جبکہ وہ فلاں (وارث) کا ہو چکا۔''

(بخاری: 1419)

قیامت کے قریب بخیلی دلوں میں سما جائے گی۔

6.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ :يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَىٰ الشُّحُ، وَيَكْثُرُ الهَرْجُ ؟قَالُوْا :وَمَا الْهَرْجُ ؟قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا زمانہ جلدی جلدی گزرے گا اور دین کا علم دنیا میں کم ہو جائے گا اور دلوں میں بخیلی سما جائے گی اور لڑائی بڑھ جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل خون ریزی۔'' (بخاری: 6037)

بخل سے بچو۔

7.عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:" اتَّقُوْا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ،حَمَلَهُمْ عَلَىٰ أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ".

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہے اور بخل (یعنی کنجوسی) سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور بخل ہی کی وجہ سے انھوں نے لوگوں کے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا۔'' (مسلم: 6576)

8. عَنْ عَبْدِ اللهِ عَمْرٍو قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ:"إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا، وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ

یادداشتیں

فَقَطَعُوْا ،وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا "

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا: "بچو تم بخیلی سے، تمہارے پہلے لوگ اسی بخل کی وجہ سے تباہ ہوگئے، حرص نے ان کو بخیل کردیا اور ناتا توڑنے کو کہا تو انہوں نے ناتا توڑ دیا، فسق فجور کا حکم کیا تو انہوں نے فسق اور فجور کیا۔" (سنن ابوداود: 1698)

یادداشتیں

التکاثر

فخر کرنا

تکاثر کیا ہے؟

دنیا کی زندگی مال اور اولاد کی زیادہ طلب ہی تو ہے۔

1. اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

''خوب جان لو! یقیناً دنیا کی زندگی ایک کھیل اور دل لگی اور زینت اور تمہارا ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال اور اولاد کی زیادہ طلب ہی تو ہے۔ جیسے بارش کی مثال ہے کہ اُس کی پیداوار نے کسانوں کو خوش کردیا۔ پھر وہ زرد ہو گئی۔ اور پھر تم اُس کو زرد دیکھتے ہو۔ پھر وہ بُھس بن جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی۔ اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔''

(سورۃ الحدید:20)

تکاثر کیوں؟

لوگ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی سے محبت رکھتے ہیں۔

2. الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ 3

''جو لوگ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ نکالنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ دور کی گمراہی میں ہیں۔''

(سورۃ ابراھیم:3)

یادداشتیں

لوگوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا۔

3. ذٰلِکَ بِاَنَّھُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ لا وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ 107

''یہ اس لیے کہ یقیناً انہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا۔ اور اللہ تعالیٰ کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (سورہ النحل: 107)

اے کاش! ہمارے لیے بھی اسی جیسا سب کچھ ہوتا جو قارون کو دیا گیا۔

4. فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّہٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ 79

''پھر وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے ٹھاٹھ میں نکلا۔ جو لوگ دنیا کی زندگی کا ارادہ رکھتے تھے انہوں نے کہا: ''اے کاش! ہمارے لیے بھی اسی جیسا سب کچھ ہوتا جو قارون کو دیا گیا۔ یقیناً وہ تو بڑی قسمت والا ہے۔'' (سورہ القصص: 79)

تکاثر سے انسان پر کیا اثرات ہوتے ہیں؟

زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی حرص نے تمہیں غفلت میں ڈال دیا ہے۔

5. اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ (1) لا حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (2) ط کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (3) لا ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (4) ط کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ (5) ط لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ (6) لا ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ (7) ط ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ (8)

''زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی حرص نے تمہیں غفلت میں ڈال دیا ہے۔(1) یہاں تک کہ تم قبروں تک پہنچ جاتے ہو۔(2) ہر گز نہیں! جلد ہی تم جان لوگے۔(3) ہاں پھر ہر گز نہیں! بہت جلد تم جان لوگے۔(4) ہر گز نہیں! کاش تم یقینی علم کے ساتھ جانتے۔(5) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔(6) پھر تم ضرور اُس کو یقین کی آنکھ

یاداشتیں

سے دیکھو گے۔(7) پھر ضرور اُس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔(8)"
(سورہ التکاثر: 1،8)

مال اور عزت کی حرص آدمی کا دین برباد کردیتی ہے۔

6.عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكِ الْاَنْصَارِيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ:قَالَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ "مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ فَأَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ".

"حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا آدمی کا دین مال اور عزت کی حرص برباد کرتی ہے۔"
(ترمذی: 2376)

تکاثر سے روکنے کے احکامات

زیادہ حاصل کرنے کے لیے احسان نہ کرو

7.يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (1) قُمْ فَاَنْذِرْ (2) وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (3) وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (4) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (5) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (6) وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ (7)

"اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے!(1) اُٹھو پھر خبردار کرو۔(2) اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کرو۔(3) اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔(4) اور گندگی سے دُور رہو۔(5) اور زیادہ حاصل کرنے کے لیے احسان نہ کرو۔(6) اور اپنے ربّ کے لیے صبر کرو۔(7)"
(سورہ المدثر: 1۔7)

آدم کا بیٹا کہتا ہے: میرا مال میرا مال۔

8.عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ اِنْتَهَى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَيَقُوْلُ :"أَلْهَاكُمُ

یاداشتیں

التَّکَاثُرُ" قَالَ: یَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي ،وَهَلْ لَکَ مِنْ مَالِکَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ ، أَوْأَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ ،أَوْلَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ ؟.

''مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدم کا بیٹا کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جو تو نے صدقہ کیا وہ جاری کر دیا تو نے کھانا کھایا اور فنا کر دیا تو نے پہنا اور پرانا کر دیا۔'' (ترمذی: 3354)

کون لوگ تکاثر کا شکار ہوتے ہیں؟

بوڑھے کا دل مال کی کثرت کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے۔

9.عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَی حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے: لمبی زندگی اور مال کی کثرت۔'' (ترمذی: 2338)

تکاثر کا انجام

درہم و دینار کے بندے تباہ ہو گئے۔

10.عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: النَّبِیُّ ﷺ: "تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِیَ رَضِیَ ،وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ."

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا دینار و درہم کے بندے' عمدہ ریشمی چادروں کے بندے' سیاہ کملی کے بندے' تباہ ہو گئے کہ اگر انہیں دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض رہتے ہیں۔ (بخاری: 6435)

انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

11.عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ : لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ،وَيَتُوبُ

یادداشتیں

اللہُ عَلٰی مَنْ تَابَ .

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کا خواہش مند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو (دل سے) سچی توبہ کرتا ہے۔''

(بخاری: 6436)

تکاثر کا علاج

مال داری ساز و سامان کی کثرت کا نام نہیں ہے۔

12. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: " لَیْسَ الْغِنی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰکِنَّ الْغِنی غِنَی النَّفْسِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مال داری، ساز و سامان کی کثرت کا نام نہیں ہے بلکہ اصل مالداری، نفس کی مالداری ہے۔''

(صحیح بخاری: 6446)

جو لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لیے مانگتا ہے۔

13. عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ النَّاس أَمْوَالَهُمْ تَکَثُّرًا فَإِنَّمَا یَسْأَلُ جَمْرًا ، فَلْیَسْتَقِلَّ أَوْلِیَسْتَکْثِرْ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے صرف اپنا مال بڑھانے کی غرض سے مانگتا ہے تو یہ انگاروں کو مانگتا ہے خواہ کم لے یا زیادہ جمع کر لے۔''

(مسلم: 2399)

یاداشتیں

الاسراف

مال لوٹانا

اسراف کی حیثیت

اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

1. وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ٘ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

''اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے باغات پیدا کیے جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور جو نہیں چڑھائے جاتے اور کھجوریں اور کھیت کہ اس کے کھانے کی چیزیں مختلف ہوتی ہیں اور زیتون اور انار باہم ملتے جلتے اور ایک دوسرے سے مختلف بھی۔کھاؤان کے پھلوں میں سے جب وہ پھل دیں اور اس کے کاٹنے کے دن اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو۔اور اسراف نہ کرو۔یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(141)''

(الانعام: 141)

مال کو ضائع کرنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

2. عَنْ مُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَالْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ ،وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا :قِيلَ وَقَالَ،وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ،وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کہ رسول ﷺ نے فرمایا:''اللہ نے ماؤں کی نافرمانی اور زندہ درگور کرنا اور باوجود قدرت دوسرے کا حق ادا نہ کرنے اور بغیر حق سوال کرنے کو حرام کیا ہے اور تین باتوں کو تمہارے لئے ناپسند کیا ہے: فضول گفتگو،سوال کی کثرت اور مال کو ضائع کرنا۔'' (صحیح مسلم: 4483)

یادداشتیں

اسراف کفر کی نشانی ہے۔

3.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعًى وَاحِدٍ،وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔" (یعنی بہت زیادہ کھاتا ہے۔)

(ابن ماجہ: 3356)

اسراف نہ کرنا۔

4. يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

"اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے وقت اپنی زینت اختیار کرو۔ اور کھاؤ اور پیو اور اِسراف نہ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اِسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(31)" (الاعراف: 31)

کھانے میں اسراف سے بچو۔

5.عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:"مَامَلأَ آدِمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَامَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ".

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: "انسان نے پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں بھرا۔ انسان کو اتنے لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی (پیٹھ کو سیدھا) رکھ سکیں، اگر اس سے زیادہ ضرورت مطلوب ہو تو (پیٹ کے تین حصے کرے) ایک حصہ کھانے کے لیے، ایک حصہ پینے کے لیے اور ایک حصہ سانس لینے کے لیے ہے۔" (جامع ترمذی: 2380)

اسراف اور غرور سے بچو۔

یادداشتیں

6.عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ،عَنْ اَبِيْهِ ،عَنْ جَدِّهِ قَالَ:قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ((كُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا فِي غَيْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَخِيْلَةٍ.))

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا''کھاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف (یعنی بے فائدہ خرچ کرنا) اور غرور سے بچو۔'' (سنن نسائی: 2563)

یاداشتیں

الزنا
زنا

زنا کیا ہے؟

زنا بے حیائی ہے۔

1.وَلَا تَقْرَبُوْا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا(32)

''اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یقیناً وہ بے حیائی ہے اور بُرا راستہ ہے۔''

(بنی اسرائیل: 32۔)

ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ

2.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :''كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَى مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مُحَالَةَ.فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ.وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الاسْتِمَاعُ.وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ.وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا.وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى ، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ''.

''حضرت ابو ہریرۃ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے زنا کا کوئی حصہ لکھ دیا جس سے اسے لامحالہ گزرنا ہے'پس آنکھ کا زنا'' غیر محرم کو'' دیکھنا ہے'زبان کا زنا غیر محرم سے گفتگو کرنا ہے' دل کا زنا خواہش اور شہوت ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے یا اسیت جھٹلا دیتی ہے۔''

(بخاری: 6612)

زنا کی سزا

3.سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِیْهَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (1) اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (2) اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ز وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ (3)

یاداشتیں

"یہ ایک سورۃ ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔اور ہم نے اس کو فرض کیا ہے۔اور ہم نے اس میں واضح آیات نازل کی ہیں تاکہ تم سبق لو۔(1)زانیہ عورت اور زانیہ مرد، پھر دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں اُن دونوں پر ترس نہ آئے اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔اور چاہیے کہ دونوں کی سزا کے وقت اہلِ ایمان میں سے ایک گروہ موجود رہے۔(2) زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ۔اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک مرد۔اور یہ اہلِ ایمان پر حرام کر دیا گیا ہے۔(3)" (النور:3-1)

شادی شدہ زنا کار کی سزا موت ہے۔

4.عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : لا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ انْ لا الٰهَ اِلَّا اللهُ وانّى رَسُولُ اللهِ اِلَّا بِاحْدَى ثَلاثٍ : النَّفْسُ بِالنَّفْسِ والثَّيِّبُ الزانى والمُفارِقُ لِدِينِهِ التَّارِكُ لِلْجماعَةِ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے البتہ تین صورتوں میں جائز ہے جان کے بدلہ جان لینے والا، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اسلام سے نکل جانے والا (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والا۔" (بخاری: 6878)

زنا کا انجام

بوڑھے زانی سے اللہ تعالیٰ کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔

5.عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ثَلاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اَبُو مُعَاوِيَةَ: وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ .وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ : شَيْخٌ زَانٍ ،وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں پاک وصاف

یاداشتیں

(معاف) کریں گے (اورابو معاویہ یہ فرماتے ہیں) اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، (وہ یہ ہیں:) بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور مفلس تکبر کرنے والا۔" (مسلم: 296)

کون لوگ زنا نہیں کرتے؟

مومن زنا نہیں کرتے۔

6. وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا (68) يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا (69) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (70)

"اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔ اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اُس کو قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ۔ اور وہ زنا نہیں کرتے۔ اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کی سزا پائے گا۔ (68) قیامت کے دن اُسے دوگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ اُسی میں ہمیشہ ذلیل ہو کر رہے گا۔ (69) مگر جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں کی بُرائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ (70)" (الفرقان: 70-68)

ہجرت کر کے آنے والی خواتین سے بیعت لے لو کہ زنا نہیں کریں گی

7. يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

"جب تمہارے پاس مومن عورتیں آئیں، اس بات پر تم سے بیعت کر لیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور وہ اپنی

یاداشتیں

اولاد کو قتل نہ کریں گی اور وہ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی اور کسی معروف کام میں وہ تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو اُن سے بیعت لے لو۔اور اُن کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعائے مغفرت کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا ،رحم کرنے والا ہے۔“

(الممتحنۃ:12)

ایمان کی حالت میں کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا۔

8.قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ : اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ : وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ : وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ ،يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيهَا اَبْصَارَهُمْ، حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ” ایمان کی حالت میں کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا اور نہ ہی ایمان کی حالت میں کوئی چور چوری کرتا ہے اور نہ ہی ایمان کی حالت میں کوئی شراب خور شراب خوری کرتا ہے“۔ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالملک بن ابی بکر نے نقل کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے تھے پھر فرماتے کہ” ایمان کی حالت میں اعلانیہ کوئی لوگوں کے سامنے نہیں لوٹتا (یعنی اس وقت اس میں ایمان نہیں ہوتا“۔ (مسلم:202)

زنا کب بڑھ جائیگا؟

قیامت کے قریب زنا کاری بڑھ جائے گی۔

9.عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي قَالَ:”مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ ، وَيَقِلَّ الْعِلْمُ ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ“.

یاداشتیں

''انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے اب میرے سوا اور کوئی نہیں بیان کرے گا (کیونکہ اب میرے سوا کوئی صحابی زندہ نہیں رہا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت غائب ہو جائے گی اور علم کم ہو جائے گا' زنا کاری بڑھ جائے گی' شراب کثرت سے پی جانے لگے گی' عورتیں بہت ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد رہ جائے گا۔'' (بخاری: 5577)

لوگ زنا کاری کو حلال بنالیں گے۔

10. عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: "لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ ، يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا. فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

''ابو مالک بن اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے برے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے اور کچھ متکبر قسم کے لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کرنے کے لیے) چلے جائیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی صبح وشام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس ایک فقیر آدمی اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ ٹالنے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو (ان کی سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کردے گا پہاڑ کو (ان پر) گرا دے گا اور ان میں سے بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کردے گا۔ (بخاری: 5590)

یادداشتیں

الجُبن

بزدلی

بزدلی اور بوداپن کیا ہے؟

جب دل حلق تک پہنچ گئے

1. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا (9) اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا (10) هُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا (11)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جب تم پر فوجیں چڑھ آئیں۔ پھر ہم نے اُن پر آندھی بھیج دی اور ایسے لشکر جن کو تم نے نہیں دیکھا تھا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے دیکھنے والا ہے۔ (9) جب وہ تمہارے اوپر سے تم پر چڑھ آئے اور تمہارے نیچے سے۔ اور جب آنکھیں پتھرا گئیں۔ اور جب دل حلق تک پہنچ گئے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ (10) اُس وقت ایمان والے بُری طرح آزمائے گئے اور بُری طرح ہلا دیئے گئے۔ (11)" (سورۃ الاحزاب: 9,11)

بزدل لوگ

جب کوئی خوف ہو۔

2. فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ کَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْکُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا (19) یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ

یادداشتیں

اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا(20)

''پھر جب کوئی خوف آجائے تو تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ تمہاری طرف اس طرح اپنی آنکھیں گھما کر دیکھتے ہیں جس طرح وہ شخص جس پر موت کی وجہ سے غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف دور ہو جائے تو فائدوں کے حریص ہو کر تمہارے بارے میں تیز چلتی ہوئی زبانوں کے ساتھ زبان درازی کریں گے۔ یہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے اعمال ضائع کر دیئے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔(19) وہ سمجھتے ہیں کہ فوجیں ابھی نہیں گئیں۔ اور اگر فوجیں پھر آجائیں، وہ پسند کریں گے کہ کاش وہ بدوؤں کے ساتھ صحرا میں رہنے والے ہوں۔ وہ تمہارے حالات کے بارے میں پوچھتے رہیں۔ اور اگر یہ تمہارے درمیان رہیں تو بہت کم ہی لڑیں گے۔''(20)

(الاحزاب: 19,20)

وہ ہر زور کی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔

3. وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ(4)

''اور جب تم اُنہیں دیکھو گے تو اُن کے جسم تمہیں اچھے لگیں گے۔ اور اگر وہ بات کریں تو تم اُن کی بات سنتے رہ جاؤ۔ گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں ٹیک لگائی ہوئی۔ وہ ہر زور کی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ وہ دشمن ہیں۔ پھر اُن سے چوکنے رہو۔ اللہ تعالیٰ اُن کو ہلاک کرے! کدھر سے وہ بہکائے جا رہے ہیں؟'' (المنافقون: 4)

بچہ آدمی کو بزدل بنا دیتا ہے۔

4. عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعَيَانِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ: اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ.

یادداشتیں

"یعلی عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے پاس آئے۔آپ ﷺ ان دونوں کو اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ بچہ آدمی کو بخیل اور بزدل بنا دیتا ہے" (ابن ماجہ: 3666)

بزدلی سے بچنے والے

تم مجھے بزدل نہیں پاؤ گے۔

5.أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ مَعَ بَيْنَا هُوَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْبَلاً مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْأَعْرَابُ يَسْئَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائَهُ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:أَعْطُوْنِي رِدَائِي،فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِي بَخِيْلًا وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا."

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔آپ ﷺ کے ساتھ اور بھی صحابہ تھے۔حنین کے جہاد سے واپس ہو رہی تھی۔راستے میں کچھ بدو آپ ﷺ سے لپٹ گئے۔(لوٹ اکا مال آپ سے مانگتے تھے۔وہ آپ ﷺ سے ایسا لپٹے کہ آپ ﷺ کو ایک ببول کے درخت کی طرف دھکیل لے گئے۔آپ ﷺ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی۔اس وقت آپ ﷺ ٹھہر گئے۔آپ ﷺ نے فرمایا،(بھائیو) میری چادر تو دے دو۔اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں کی تعداد میں اونٹ ہوتے تو وہ بھی تم میں تقسیم کر دیتا۔تم مجھے بخیل،جھوٹا اور بزدل ہرگز نہیں پاؤ گے۔ (بخاری: 3148)

بزدلی سے بچنے کی دعائیں

اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

6.عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ

یادداشتیں

المَعَلِّمُ الغِلْمَانَ الکِتابَۃَ، وَیقُولُ :اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنْھُنَّ دُبُرَ الصَّلاۃِ :"اَللّٰھُمَّ اِنِّی وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَاَعُوذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلَی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا ، وَاَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات دعائیہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے'' دعا کا ترجمہ یہ ہے'' اے اللہ بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے ذلیل حصے میں پہنچا دیا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور' تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے''۔ (صحیح بخاری: 2822)

7.عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ :کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ :"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ ، وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ، وَاَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے'' اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے' بزدلی اور بڑھاپے اور موت کے فتنوں سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔'' (صحیح بخاری: 2823)